مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوت کراچی

کسی سے
بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو۔
اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں
تاخیر نہ کرو

حضرت شفیق بلخی رح

شمارہ ۱۱

جلد ۲

۱۳ تا ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء

۱ تا ۷ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

خصائل نبوی
برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حدثنا الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی حدثنا یعقوب بن اسحق یعنی الحضرمی حدثنا شعبۃ عن سفیان الثوری عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا آکل متکئاً۔

۳۔ ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

فائدہ یہ حدیث ایک باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

۴۔ حدثنا ھرون بن اسحق الھمدانی حدثنا عبدۃ بن سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن ابن لکعب بن مالک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکل باصابعہ الثلث ویلعقھن۔

۴۔ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی۔ اور ان کو چاٹ بھی لیا کرتے تھے۔

فائدہ بعض روایات میں وارد ہے کہ پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا۔ یہی تین انگلیاں تھیں جن سے کھانا تناول فرمانے کا معمول میرے آقا کا تھا۔ اس ترتیب میں بھی علماء نے متعدد مصالح بیان فرمائے ہیں، ایک یہ کہ انگلیاں چاٹنے کا دور اس طرح دائیں کو چلتا ہے کہ شہادت کی انگلی درمیانی انگلی کے دائیں جانب واقع ہوگی دوسرے یہ کہ بیچ کی انگلی لمبی ہونے کی وجہ سے زیادہ لوث ہوتی ہے اس لیے بھی اس سے ابتداء مناسب ہے۔ خطابی رہ لکھتے ہیں کہ بعض بیوقوف انگلیاں چاٹنے کو ناپسند اور قبیح سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اتنی عقل نہیں کہ انگلیوں پر جو کھانا لگا ہوا ہے وہی تو ہے جو اتنی دیر سے کھایا جا رہا ہے اس میں کیا نئی چیز ہو گئی۔ ابن حجر رہ لکھتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے فعل کو قبیح سمجھے تو اس کے متعلق کلام کی جا سکتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو قبیح کی طرف منسوب کرنے سے اندیشہ کفر ہے (جامع الوسائل) درحقیقت ایسے امور میں عادت کو بڑا دخل ہوتا ہے جن کو عادت ہوتی ہے ان کو التفات بھی نہیں ہوتا اس لیے اگر کسی کو کراہت طبعی اپنے اس فعل سے ہو بھی تب بھی عادت کی کوشش کرنا چاہیئے۔ بندہ جب حجاز گیا تھا تو وہاں بعض احباب نے جو ہندوستان کبھی نہیں آئے تھے مجھ سے نہایت ہی تعجب اور بڑی حیرت سے یہ پوچھا تھا ہم نے سنا ہے کہ ہندوستان میں کوئی پھل آم کہلاتا ہے اس کے متعلق ایسی گندی بات سنی ہے کہ حیرت ہوتی ہے اس کو منہ میں لے کر چوسا جاتا ہے پھر باہر نکالا جاتا ہے پھر اس کو منہ میں لے کر چوسا جاتا ہے پھر اس کو نکال کر دیکھتے ہیں پھر منہ میں لے لیتے ہیں۔ غرض اس انداز سے وہ گھناؤنا سے تعبیر کر رہے تھے جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ ان لوگوں کو اس تذکرہ سے قے ہو جائے گی، لیکن کسی ہندی کو کراہت کا خیال بھی نہیں آتا۔ ایک اسی پر کیا موقوف ہے ززبنی کا پھچہ سارا منہ میں لے لیا جاتا ہے پھر اسی لعاب کے بھرے ہوئے کو رکابی میں ڈال دیا جاتا ہے پھر دوبارہ اور سہ بارہ، اسی طرح اور سیکڑوں منا ظر ہیں کہ ان کے عادی ہونے کی وجہ سے کراہت کا واہمہ بھی نہیں ہوتا

۵ حدثنا احمد بن منیع حدثنا الفضل بن دکین حدثنا

باقی صفحہ ۲۳ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ——— ۶۰ روپیہ
ششماہی ——— ۳۵ روپیہ
سہ ماہی ——— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ——— ۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن وغیرہ
شام ——— ۲۴۵ روپیہ
یورپ ——— ۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ——— ۲۸۰ روپیہ
افریقہ ——— ۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان ——— ۱۶۵ روپیہ

فون نمبر ۔ ۷۱۹۲۱

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن قوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/B سائٹ ونیشل ایم اے جناح روڈ کراچی

فہرست

۱۔ خصائل نبوی — حضرت شیخ الحدیث — ۳
۲۔ افادات — ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی — ۴
۳۔ ابتدائیہ — منظور احمد الحسینی — ۵
۴۔ دارالعلوم ہو کمب — منظور احمد الحسینی — ۹
۵۔ کاروانِ ختم نبوت — چشتی صابری — ۱۳
۶۔ مرزا کے دعاوی باطلہ — چشتی صابری — ۱۹
۷۔ نقد و نظر — چشتی صابری — ۲۲
۸۔ نظم — شوقی انباوی — ۲۳

شعبۂ کتابت: حافظ عبدالستار واحدی، غلام شبیر تبسم

ضبط و ترتیب
مولوی محمد جمیل خاں

افاداتِ عارفی

ملفوظات طیبات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی

فرمایا:۔ دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک تمنا اور آرزو کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری اس کتاب کو اعلیٰ طریقہ سے اور خوبصورت کاغذ پر اچھی طرح سے شائع کرادے میرے اللہ نے میری اس تمنا کو اس دنیا کے اندر پوری کردی۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے بارگاہ کے اندر بھی شرف قبولیت بخشے آج طبیعت سست تھی بخار سے شدید ضعف ہے آپ لوگوں کا شوق دیکھ کر کچھ ہمت بندھی ہے۔ ادائے شکر میں چند باتیں کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم طبع ثانی ہو کر اس ماہ مبارک میں دستیاب ہوگئی ہے طبع اول نقش اول تھا۔ اگرچہ اس کے اندر بھی تمام باتیں مستند اور معتبر کتابوں سے لی گئی تھیں ایک بات بھی اپنی طرف سے نہیں لی گئی تھی۔ حضرت مفتی شفیع صاحب مدظلہ کے مشورہ سے زادالمعاد سے تمام روایات کو جمع کیا گیا۔ احباب جانتے ہیں کہ ارادہ تھا کہ تین سو کے قریب صفحات پر مشتمل کتاب لکھوں گا۔ لیکن کاتب لکھتا رہا اور میں لکھواتا رہا اور پہلی کتاب کو تو میں خود بھی نہ دیکھ سکا نہ ہی میں مصنف ہوں اور نہ ہی بڑا عالم اور نہ ہی کسی ادارہ میں تصنیف کی تعلیم حاصل کی ہے۔ صرف اپنا ذوق تھا کہ سیرت طیبہ لکھنے والوں میں شامل ہو جاؤں اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور احسان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی برکت سے اور اپنے شیخ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف باطنی سے الحمدللہ یہ کتاب وجود میں آگئی ورنہ یہ کام تو علماء کرام کا تھا تو نقش اول اور طبع اول میں چند چیزیں رہ گئی تھیں باتیں اور روایات تو سب ٹھیک تھیں اور صحیح اور معتبر بھی لیکن چونکہ زاد المعاد سے لی گئی تھیں۔ اور زاد المعاد والے چونکہ غیر مقلد تھے اس لیے بعض چیزیں فقہ حنفی کے خلاف رہ گئی تھیں اس لیے فقہائے حنفیہ نے اس پر اعتراض کیا اور پھر کچھ اس میں تکرار اور کچھ زائد چیزیں اور کچھ عنوانات میں کاتب کی غلطی سے رد و بدل ہوگیا تھا اور کچھ ربط میں گڑبڑ ہوگیا تھا۔ اس لیے ان مسائل کو علماء کرام اور فقہاء کرام کی تنبیہ سے صحیح اور فقہ حنفی کے مطابق کیا۔ اور عنوانات کی ترتیب کی صحت اور تکرار اور زائد کو دور کرنے اور ربط پیدا کرنے کے لیے دوبارہ بہت کاوش اور محنت کرنی پڑی الحمدللہ اب یہ کتاب طبع ثانی میں میری پسند اور استعداد کے مطابق آگئی۔ کمی تو اس میں ہو ہی نہیں سکتی البتہ اضافہ ممکن ہے کیونکہ پیارے محبوب کی باتیں ہیں لیکن میری طاقت اور استعداد میں اب اس میں اضافہ ممکن نہیں میرا کام ختم ہوگیا۔

ہفت روزہ
ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ابتدائیہ

آہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

۶ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۷ رجولائی بروز ہفتہ بعمر ۸۸ سال دورِ حاضر کے اسلامی مفکر.... ....حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے آپؒ کو گوناگوں خصوصیات سے نوازا تھا۔ آپ جس خانوادۂ علمی سے تعلق رکھتے تھے اس کی شہرت ایسی عالمگیر ہے کہ حضرت موصوف کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

حضرت حکیم الاسلام اس دور میں علوم قاسمی کے سچے وارث اور امین تھے۔ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیری کے شاگرد رشید اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، امام المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، محدث جلیل مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ مہاجر مدنی کے ہم عصر تھے۔

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء میں آپ دیو بند میں پیدا ہوئے آپ کا تاریخی نام مظفر الدین ہے۔ نسبی طور پر آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے جدِ امجد بانی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور والد ماجد حضرت مولانا حافظ محمد احمد ہیں۔

سات سال کی عمر ۱۳۲۲ھ میں دارالعلوم دیو بند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء میں حفظ قرآن مجید، تجوید و قرأت اور درس نظامی کے نصاب سے فراغت پاکر سند حاصل کی، تکمیلِ علوم کے بعد آپ نے دارالعلوم ہی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ——— اہتمام و دیگر طویلے امور کے باوجود درس و تدریس کا مشغلہ آپ کا کبھی ترک نہیں ہوا۔ حدیث و تفسیر دیگر فنون حقائق و اسرار کی کتابیں جیسے حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ اکثر زیر تدریس رہتی تھیں۔

۱۳۳۹ھ میں آپ نے سلسلہ بیعت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے قائم کیا۔ حضرت شیخ الہند کے رحلت فرمانے کے بعد مولانا محمد انور شاہ کی طرف رجوع کیا اور تربیت حاصل کی پھر حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ سے تعلق قائم کیا اور ۱۳۵۰ھ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔ ۱۳۴۱ھ سے ۱۳۴۷ھ تک آپ دارالعلوم کے نائب مہتمم رہے۔

وسط ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں آپ کا باضابطہ تقرر بطور مہتمم دارالعلوم دیو بند عمل میں آیا۔

دارالعلوم کے انتظامی امور کے علاوہ جن چیزوں سے آپ کو طبعی دلچسپی تھی وہ تعلیم و تدریس اور ذوق و قدم تھی اور تقریری ذوق، مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف تھا۔ آپ کو فن وعظ و تقریر میں خدا داد ملکہ حاصل تھا۔ آپ کا بیان علمی، ادبی، عملی، اخلاقی، روحانی اور معنوی اعتبار سے انتہائی اعلیٰ ہوتا تھا، زمانہ طالب علمی ہی سے آپ کی تقریریں پبلک جلسوں میں شوق و ذوق کے ساتھ سنی جاتی تھیں اہم سے اہم مسائل پر دو دو تین تین گھنٹے مسلسل تقریر کرنے میں آپ کو کوئی رکاوٹ اور تکلف نہیں ہوتا تھا، حقائق اور اسرار شریعت کے بیان میں آپ کو خاص قدرت حاصل تھی۔ آپ کے خطاب میں قرآن حکیم کی آیات کی بے نظیر تفسیر، احادیث کی دلنشین تشریح، قصص و واقعات، حکایات و تمثیلات، اور حکیمانہ نکات کی خوب خوب آمد ہوتی تھی،.... فن خطابت کے ایسے شاہسوار تھے کہ آپ کے انداز بیان سے حجۃ الاسلام مولانا نانوتویؒ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ملک اور بیرون ملک میں کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کی تقریروں کی گونج نہ پہنچی ہو آپ صرف اردو ہی میں نہیں بلکہ عربی اور فارسی میں بھی برجستہ تقریر کر لیتے تھے۔ آپ اپنی علمی قابلیت و صلاحیت کا پوری دنیا میں لوہا منوا چکے ہیں اور کئی بار پوری دنیا میں تبلیغی دوروں پر تشریف لے جا چکے ہیں۔

ان گوناگوں مصروفیتوں کے ساتھ ساتھ بیعت و ارشاد کا سلسلہ بھی سفر اور حضر میں جاری رہتا تھا آپ کے مریدین کا حلقہ کافی وسیع ہے جو ہند اور بیرون ہند میں پھیلے ہوئے ہیں آپ حضرت حکیم الامتؒ سے مجاز بیعت تھے۔

آپ کی جملہ قابل قدر تصانیف سو سے زیادہ ہیں۔ جو مختلف اسلامی موضوعات پر لکھی گئی ہیں ان میں سے پچاس ساٹھ چھپ کر شائع ہو چکی ہیں ان میں معروف ترین تصانیف سائنس اور اسلام، التشبہ فی الاسلام، تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام، خاتم النبیین، اسلام میں اخلاق کا نظام، اصول دعوت اسلام، کلمات طیبات، فطری حکومت، حدیث کا قرآنی معیار، فلسفہ نعمت و مصیبت، آفتاب نبوت، اجتہاد، تقلید، دین و سیاست وغیرہ ہیں حال ہی میں آپ کی تقریروں کا گرانقدر مجموعہ تین ضخیم جلدوں میں "خطبات حکیم الاسلام" کے نام سے ملتان طبع ہو چکا ہے جو لائق مطالعہ ہے۔

آپ ایک مایۂ ناز مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شاعر بھی ہیں آپ کی متعدد نظمیں، غزلیں اور قصائد رسالہ "دارالعلوم" اور "القاسم" میں شائع ہوتے رہے ہیں آپ کے کلام کا مجموعہ "عرفان عارف" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اسمیں اردو، فارسی اور عربی کا کلام جمع کر دیا گیا ہے۔

گذشتہ ۵، ۶ ماہ سے حضرت قاری صاحب شدید بیماری اور ضعف و نقاہت کے عالم میں تھے ۱۷ جولائی دن کے گیارہ بجے تنفس کا ایک معمولی سا دورہ ہوا حضرت نے بلند آواز سے کلمۂ طیبہ کا ورد فرمایا اور آپکی روح مقام اعلیٰ کو پرواز کر گئی آپ کی وصیت کے مطابق اندرونی دارالعلوم میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور دارالعلوم کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت قاری صاحب کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ان کی حسنات کو قبول فرمائے۔ آپ کے صاحبزادگان اور تمام اعزہ و غمزدگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

منظور احمد الحسینی

منظور احمد الحسینی

دار العلوم العربیۃ الاسلامیۃ ہولکمب بری - انگلینڈ

گذشتہ مارچ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک وفد برطانیہ، اسپین اور سعودی عرب کے دورہ پر گیا تھا۔ وفد ۲½ ماہ مفصل دورہ کر کے رمضان المبارک سے ایک ہفتہ قبل وطن واپس پہنچا۔ وفد نے برطانیہ کا چالیس روزہ، اسپین کا ۱۶ روزہ اور سعودی عرب میں عمرہ کی ادائیگی اور امام حرم کعبہ شیخ عبد اللہ بن سبیل اور رابطہ عالم اسلامی کے سابق سیکرٹری جنرل شیخ محمد علی الحرکان سے ملاقاتیں کیں تھیں تقریباً وہاں ۲۱ دن قیام رہا ——

کراچی سے لندن اور پھر وہاں سے دار العلوم ہولکمب تک پہنچنے کی روئیداد آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ارادہ تو یہ تھا کہ ہر ہفتہ کی کارروائی سفر کے دوران تیار کر کے ڈاک سے بھجوا دی جائے لیکن وہاں مصروفیت اتنی زیادہ تھی کہ ہم تسلسل برقرار نہ رکھ سکے ——

آج کے شمارے سے ہم دوبارہ سفر کی روئیداد شائع کر رہے ہیں اس شمارے میں سب سے پہلے دار العلوم ہولکمب کا مختصر تعارف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

ہر دور میں مساجد اور مدارس عربیہ کی افادیت ایک مسلم حقیقت رہی ہے بالخصوص یورپ کے مادہ پرست اور مادر پدر آزاد ماحول میں ایک دینی ادارے کے قیام کی ضرورت دو چند ہو گئی تھی۔ سالہا سال سے انگلینڈ میں لاکھوں مسلمان آباد ہیں مگر اب تک ایسا کوئی ادارہ وہاں موجود نہیں تھا۔

جس کا مقصد وحید ہی تفسیر و حدیث، علوم دینیہ اور فنون اسلامیہ کی تعلیم ہو اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد یوسف متالا (خلیفہ، مجاز و شاگرد خاص حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کو منتخب فرمایا آپ دراصل ضلع سورت، گجرات، انڈیا کے رہنے والے ہیں۔ ۱۳۸۷ھ میں مظاہر علوم سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے ایک سال بعد ۱۹۶۸ء میں انگلینڈ تشریف لائے اور بولٹن کی ایک مسجد میں فی سبیل اللہ امامت و خطابت کی خدمات انجام دینے لگے۔ ان دنوں وہاں کے مسلمانوں کی حالت یہ تھی صرف جمعہ ہفتہ اتوار کی پوری نمازیں مسجد میں ادا کرتے تھے مگر بقیہ ایام، عشاء اور فجر کی نمازیں گھروں یا فیکٹریوں میں پڑھ لیتے، مولانا موصوف کو بھی یہی کہا گیا۔ کہ آپ ان دنوں عشاء، فجر مسجد نہ آیا کریں بلکہ گھر پر ہی نمازیں پڑھ لیں مولانا نے کہا میرا تو فرض ہے کہ مسجد ہی میں آکر پڑھوں۔ چنانچہ ابتداء میں آپ تنہا ہی پڑھتے مگر ہمت نہیں ہاری پھر رفتہ رفتہ لوگ آنا شروع ہو گئے۔ اس وقت انگلستان میں معدودے چند مکاتب تھے چنانچہ آپ نے بھی ایک ابتدائی مکتب کی بنیاد رکھی اس مدرسہ کا نام اپنے (دینی و روحانی اکابر کے اسماء سے موسوم کرتے ہوئے) خلیلیہ رشیدیہ رکھا ہے۔ اور دوسرے مدرسہ کا اجرا فرمایا اور اس کا نام امدادیہ رحیمیہ تجویز کیا۔ ان میں حفظ و ناظرہ کے ساتھ ابتدائی دینی تعلیم اور کچھ فارسی بھی شروع کر دی گئی۔

لیکن چونکہ یہاں اس وقت کے حالات کے اعتبار سے دینی تعلیم کی ترقی کے آثار مفقود نظر آ رہے تھے۔ لہٰذا آپ نے

حضرت اقدس شیخ الحدیث رحمۃ اللہ کو خط لکھا جس میں یہاں کے حالات کا تذکرہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ دس سال تک ہم نے جو کچھ پڑھا ہے وہ اس لئے تاکہ کہیں علمی خدمت کا موقع میسر ہو اور ساتھ ہی اپنے علم میں بھی ترقی ہو لیکن یہاں اس کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے، اس لئے میں ہندوستان واپس جانے کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ وہاں کسی علمی دینی مشغلہ میں مشغول ہو سکوں مگر حضرت اقدسؒ نے ارشاد فرمایا کہ "آپ وہیں رہیں اور وہاں کے قیام کا ارادہ ہرگز ترک نہ کریں۔ اللہ کی ذات سے بعید نہیں کہ وہ تمہاری مساعی جمیلہ سے ایک مدرسہ شروع کرا دے۔ جس میں حدیث و تفسیر کا درس ہو" ایک سال بعد ۱۹۶۹ء میں مولانا موصوف جب مدینہ طیبہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انگلستان کے تفصیلی حالات اور وہاں کی مشکلات کا تذکرہ کیا۔ حضرت اقدسؒ نے دعا کے ساتھ ساتھ ۶۵ پونڈ بھی مدرسہ کے لئے مرحمت فرمائے

اور اس طرح آپ نے دارالعلوم کی تعمیر کے خیال کو عملی شکل مرحمت فرمادی۔ اس کے بعد باقاعدہ تحریک شروع ہوئی اور اس کے لئے چندہ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت نے مزید دو سو ۲۰۰ پونڈ مرحمت فرمائے۔

دارالعلوم کے لئے ابتدائی کوشش

۱۹۶۹ء کے اواخر میں دارالعلوم کی جگہ کے حصول کے لئے عملی کوشش کی گئی۔ ابتداء میں خیال یہ تھا کہ زکریہ مسجد یا طیبہ مسجد (بولٹن) کے قرب و جوار میں عمارت خرید لی جائے جو رہائش اور درسگاہ دونوں کے لئے استعمال ہو سکے۔ اس سلسلے میں زکریہ مسجد ویس اسٹریٹ کے مکان نمبر ۲۲ اور ۲۴ نیز ایک چرچ اس کے علاوہ کئی عمارات کی تجویز سامنے آئی ۲، ۳ سال تک اسی طرح مسلسل کوشش ہوتی رہی۔

مستقل عمارت کے لئے جدوجہد

مستقل عمارت کے حصول کے لئے کوشش اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مسلسل دوڑ دھوپ کے بعد زمین کا ایک بڑا رقبہ سامنے آیا جس پر ایک ہسپتال تعمیر تھا لیکن اس کی قیمت ایک لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈ بتائی گئی۔ جو گنجائش سے کہیں زیادہ تھی۔ لیکن ہر اعتبار سے دارالعلوم کے لئے موزوں تھی اور یہاں کے اعتبار سے قیمت بھی زیادہ نہیں تھی فوراً حضرت اقدس سے بذریعہ تار اس سلسلے میں رجوع کیا گیا۔ حضرتؒ نے فوراً بذریعہ تار جس کا جواب دیا کہ "جی ہاں ہسپتال خرید لیں" اس کے بعد سات گرامی نامے حضرت اقدس نے یکے بعد دیگرے تحریر فرمائے جس میں ہسپتال کے خریدنے کا ارشاد تھا۔

بیع نامہ کونسل سے اجازت

غرض حضرت شیخؒ کی طرف سے واضح جواب موصول ہو جانے پر مولانا نے [illegible]۔ کسی تامل کے بغیر، اللہ کا نام لے کر اس سے سودا کر لیا۔ اور ساڑھے گیارہ ہزار پاؤنڈ بیعانہ ادا کر کے مقامی انتظامیہ کو اس عمارت کے استعمال کو ہسپتال کی بجائے دارالعلوم میں تبدیل کرنے کی درخواست دیدی۔ مقامی انتظامیہ اس مسئلہ کو حل نہ کر سکی۔ اور یہ مسئلہ صوبائی کونسل میں چلا گیا اور اس نے فیصلہ کرنے میں ڈیڑھ سال لگایا۔

اب اس عمارت کی قیمت کی ادائیگی ایک مستقل مسئلہ تھا، دو دفعہ مالکین کی طرف سے کورٹ اور جگہ کو نیلام کرکے اپنی قیمت وصول کرنے کی دھمکی بھی ملی اس وقت جو تکلیف درپیش تھی اس کی صحیح تعبیر پیش نہیں کی جا سکتی کل رقم جو لوگوں کے چندہ سے جمع ہوئی وہ ۶۵ ہزار پاؤنڈ تھی انہی دنوں میں مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں پریشانیوں کے عریضے مسلسل لکھتے رہے ایک مرتبہ حضرت والا نے جواباً تحریر فرمایا۔

"تمہارے دارالعلوم کا فکر مجھ کو ہر وقت لگا رہتا ہے۔ معلوم نہیں وہ کس مرحلہ پر ہے۔

قسطیں ادا ہو گئیں یا نہیں، اللہ تعالیٰ ہی
تمہاری مدد فرمائے گا۔"
دوسری مرتبہ لکھا۔
" تمہیں یقین آوے یا نہ آوے تمہارے دارالعلوم کا (مجھے) تم سے زیادہ فکر ہے"
ایک مرتبہ ایک بزرگ کے گرامی نامہ میں حضرتؒ نے ان حالات کو ان الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے۔
"مدد کو آئی (مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم) کے دارالعلوم کا بڑا فکر ہے کہ سانپ نے چھچھوندر منہ میں لے رکھی ہے۔ نہ اگلتے بنے ہے نہ نگلے"
پھر ایک مرتبہ تحریر فرمایا کہ
"تمہارے دارالعلوم کے لئے دعا سے تو کسی وقت بھی غافل نہیں" غرضیکہ کوئی گرامی نامہ دارالعلوم کے لئے دعا و فکر سے خالی نہ تھا۔
بالآخر مشائخ کی دعا اور فکر و توجہ رنگ لائی اور سفارت سعودیہ نے ۱۲/ جنوری ۱۹۷۶ء کو چالیس ہزار چھ سو باسٹھ پاؤنڈ چالیس پنس دارالعلوم کے کھاتہ میں منتقل کروا دیئے اس طرح سے ان پریشانیوں کا خاتمہ ہوا۔
الحمد للہ ۱۰ شوال ۱۳۹۵ھ سے اس دارالعلوم میں تعلیم جاری رہی ہے۔

محلِ وقوع

دارالعلوم کی یہ عمارت لندن سے دو سو میل کی مسافت پر برطانیہ کے مشہور صنعتی شہر مانچسٹر سے تیرہ میل دور ہولکمب نامی گاؤں میں واقع ہے جو کہ قریبی قصبہ بری نامی بلدیہ کے تابع ہے۔
یہ عمارت دیہاتی ماحول میں ہونے کے باوجود ہولکمب ہل نامی ایک پہاڑی پر واقع ہے جو سطح سمندر سے تقریباً آٹھ سو فٹ اونچی ہے یہ جگہ بہت پرسکون اور آرام دہ ماحول میں نیچے چاروں طرف اونچے اونچے درخت اور طرح کے پھل ہیں ٹریفک کا شور یہاں نام کو نہیں ہے اس عمارت کی اوپر کی طرف ایک مشہور یادگار "رابرٹ پیل" نامی نصب ہے۔ یہ اس شخص کی طرف منسوب ہے۔ جس نے سب سے پہلے پولیس فورس کی بنیاد ڈالی تھی۔

دارالاقامہ

اس مدرسہ کی کل زمین ساڑھے آٹھ ایکڑ (۸½) ہے موجودہ عمارت میں سو کمرے ہیں۔ دارالاقامہ مختلف سائز کے کمروں پر مشتمل ہے۔ بعض میں ایک طالب علم بعض میں دو، بعض میں تین اور چار طالب علم بھی مقیم ہیں۔ جس کا انحصار کمرے کے سائز پر ہے۔ اس طرح آج کل تین سو تیرہ طلبہ مختلف کمروں میں مقیم ہیں یہ کمرے ہر قسم کی سہولتوں سے بھرپور ہیں، لیکن دارالعلوم کی ضروریات کے لئے قطعاً ناکافی۔

مطبخ و مطعم

دارالعلوم میں کھانے کا معیار تقریباً وہی ہے جو طلبہ کو اپنے گھروں میں میسر ہے مطبخ سے متصل ہی ایک ڈائننگ ہال ہے جس میں تمام طلبہ ایک ہی مرتبہ کھانے سے فارغ ہو جاتے ہیں۔

درس گاہیں

دارالعلوم میں مستقل درسگاہوں کی انتہائی کمی ہے آجکل کمروں ہی سے درس گاہوں کا کام لیا جا رہا ہے۔ ایک ایک کمرے میں ۲،۲ - ۳،۲ اساتذہ کرام پڑھا رہے ہیں۔ درسگاہوں کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔
مولانا یوسف متالا صاحب نے بتایا کہ مستقل درسگاہوں کا تعمیری پروگرام ہے۔ مجوزہ عمارت تیس ہزار مربع فٹ

اراضی پر مشتمل ہو گی ایک جامع مسجد کی تعمیر جس کے فوقانی اور تحتانی حصوں میں تین ہزار آدمی بیک وقت نماز ادا کرسکیں گے۔ (الحمد للہ رجب ۱۴۰۳ھ سے جامع مسجد کی تعمیر کے ابتدائی مراحل شروع ہو چکے ہیں۔ حکومت نے مسجد کا نقشہ کافی جدوجہد کے بعد منظور کر لیا ہے)

نیز سترہ درسگاہوں کے علاوہ اس میں وسیع کتب خانہ لیبارٹری دارالافتاء اور ایک عظیم الشان دارالحدیث کا قیام عمل میں آئیگا مسجد کے وضو خانہ میں ایک سو نل اور ٹینکیں ہوں گی۔ ۳۰ سے زیادہ بیت الخلاء اور استنجے خانے ہوں گے۔ مولانا نے مزید بتایا کہ اس وقت حفظ کے دو سَو ۲۰۰ طلبہ پندرہ اساتذہ کرام کی زیر نگرانی زیر تعلیم ہیں۔ چھ ۶ اساتذہ کرام علوم جدید، بارہ ۱۲ درس نظامی کے لئے اور ۲ استاد نگرانی کے لئے مقرر ہیں۔

کتب خانہ

دارالعلوم میں مختلف علوم و فنون پر مشتمل ایک مستقل کتب خانہ ہے جس کا ایک معتدبہ حصہ حضرت شیخ الحدیثؒ کا عطا فرمودہ ہے۔

مسجد

جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ مستقل مسجد کی اجازت اب مل گئی ہے اور تعمیری کام ابتدائی مرحلے میں ہے، اب تک سالانہ آٹھ ہزار پاؤنڈ کرایہ پر ایک عمارت نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاصل کی گئی ہے۔ جس میں پنجوقتہ نمازیں ادا کی جا رہی ہیں۔

تعلیم

دارالعلوم میں تعلیمی سلسلہ پانچ درجات پر مشتمل ہے۔

(۱) درجہ حفظ و ناظرہ۔
(۲) درجہ تجوید۔
(۳) درجہ علوم عربیہ دینیہ۔
(۴) درجہ تخصص
(۵) سیکنڈری اسکول۔

درجہ حفظ

درجہ حفظ میں دو سَو طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اب تک ۵۰ حفاظ کرام فارغ ہو چکے ہیں۔ مدرسہ کے تمام طلبہ ایک ایک گھنٹہ تجوید پڑھتے ہیں۔ دو اساتذہ یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اب تک ۲۷ طلبہ درجہ تجوید سے فراغت حاصل کر چکے ہیں۔

سیکنڈری اسکول

انگلینڈ کے قانون کے مطابق بچوں کو ۵ سال سے ۱۶ سال تک جبری طور پر اسکول بھیجنا ضروری ہے۔ اس لئے جب تک دارالعلوم میں سیکنڈری اسکول نہ ہو ۱۶ سال سے کم عمر طلبہ دارالعلوم میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا حکومت کی اجازت سے دارالعلوم میں سیکنڈری اسکول قائم کیا گیا۔ اس اسکول میں دو سو طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

درس نظامی

حضرت شیخ الحدیثؒ کے مشورہ اور اصلاح کے بعد درس نظامی کو چھ سال پر منقسم کیا گیا یہ اپنی ترتیب کے اعتبار سے ایک منفرد نصاب یہاں رائج ہے۔ بحمد اللہ نصاب کی خوبی اساتذہ کرام کی علمی استعداد کے ساتھ، طلبہ کی یکسوئی و علمی انہماک وغیرہ اسباب کی بنا پر اس دارالعلوم کے طلبہ کی استعداد ہندو پاک کے مدارس سے کچھ کم نہیں اسی وجہ سے جو طلبہ سب سے پہلے فارغ ہوئے، حضرت اقدسؒ نے ان کی دستاربندی فرمائی۔ کل آٹھ طلبہ درس نظامی سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تین جامعہ ازہر میں پڑھ رہے ہیں دارالعلوم کے نصاب کا معادلہ مدینہ یونیورسٹی سے ہو چکا ہے۔ اس لئے اگلے سال کچھ طلبہ

ثانیہ (سال دوم)

① نحو : ہدایۃ النحو
② صرف : علم الصیغہ
فصول اکبری (خصائص الابواب)
③ اللغۃ العربیہ : قصص النبیین (۳)
القراءۃ الراشدہ (۱)
المحادثہ
④ تجوید : جمال القرآن

جامعہ مدینۃ المنورہ جا رہے ہیں۔ اس سال دورۂ حدیث میں ۱۲ طلبہ ہیں۔

یہاں کے شیخ الحدیث مولانا اسلام الحق صاحب ہیں۔ جو مولانا مفتی محمد کفایت اللہ کے زمانے سے مدرسہ امینیہ میں حدیث کے استاد رہ چکے ہیں۔ اسی طرح سے بحمدہٖ تعالیٰ درجہ تخصص کی ابتداء بھی کر دی گئی ہے۔ فی الحال دو قسم کے تخصص کا انتظام کیا گیا ہے

① تخصص فی الفقہ۔
② تخصص فی الادب العربی

چھ سالہ نصاب درسِ نظامی

اولیٰ (سال اول)

مادہ : کتب دراسی
① نحو : "معلم النحو" (درس سبق)
② صرف : معلم الصرف (۱-۲-۳)
③ اللغۃ العربیہ : المحادثۃ العربیہ ـ الطریقۃ العصریہ
قصص النبیین (۱-۲)
④ فارسی لغت : "آمدن نامہ"۔ چہل سبق
حکایات لطیفہ
⑤ سیرت : رحمتِ عالم
تاریخ اسلام (۱-۲-۳)
⑥ تجوید : تجوید مبتدی۔

⑤ فقہ : نور الایضاح
⑥ حدیث : اربعین للامام شاہ ولی اللہؒ

ثالثہ (سال سوم)

① نحو : شرح شذور الذہب
② اللغۃ العربیہ : القراءۃ الراشدہ (۲-۳)
③ فقہ : مختصر القدوری
④ سیرت اور تاریخ : دروس التاریخ الاسلامی
⑤ حدیث : اربعین فضائل القرآن الکریم (الشیخ محمد زکریاؒ)
⑥ تجوید : ہدیۃ الوحید
⑦ ترجمۃ القرآن : سورۂ ہود سے لے کر سورۂ روم تک۔
⑧ النظم العربی : کلام الملوک۔

رابعہ (سال چہارم)

① فقہ : ہدایہ (۱-۲)
② اصولِ فقہ : اصول الشاشی
③ ادب عربی : مقاماتِ حریری (۱۰ مقامات)
مختارات (۱-۲)
④ منطق : مرقات۔
شرح التہذیب
⑤ بلاغت : مختصر المعانی
⑥ ترجمۃ القرآن : سورۂ روم سے سورۂ ناس تک۔
⑦ نظم عربی : قصیدہ بانت سعاد
⑧ تجوید : فوائد مکیہ
⑨ حدیث : ریاض الصالحین للنوویؒ

خامسہ (سال پنجم)

① فقہ : ہدایہ (۳-۴)
② ادب عربی : المعلقات السبع

(۳) اصول فقہ : نور الانوار۔
(۴) حدیث : مشکوٰۃ المصابیح۔
(۵) اصول حدیث: شرح نخبۃ الفکر
(۶) عقائد : شرح عقائد نسفیہ
(۷) ترجمۃ القرآن: سورہ فاتحہ سے سورہ حجرات تک۔
(۸) تفسیر : مدارک التنزیل۔
(۹) تجوید : جزری

سادسہ (سال ششم)

کتب الحدیث

(۱) الجامع الصحیح " للبخاری رحؒ۔
(۲) الصحیح لمسلم رحؒ
(۳) الجامع للترمذی رحؒ
(۴) السنن لابی داؤد رحؒ
(۵) السنن لابن ماجہ رحؒ
(۶) شرح معانی الآثار طحاوی رحؒ
(۷) المؤطا للامام مالک رحؒ
(۸) المؤطا للامام محمد رحؒ
(۹) السنن للنسائی رحؒ

نصاب تخصص فی الادب العربی

اس کے لئے دو سال رکھے گئے ہیں کامیابی کے بعد اس علیحدہ سندری جاتی ہے۔ (سال اوّل)

(۱) نثر عربی مقامات حریری (۱ تا ۳۰)
المقامات للبدیع الزمان
کتاب البخلاء للجاحظ الہمدانی

(سال دوم)

شعر عربی : دیوان المتنبی

المعلقات السبع:
دیوان الحماسہ:

(۲) سیرت : سیرت النبیؐ لابن ہشام رحؒ
(۳) بلاغت : نہایۃ الایجاز
: دلائل الاعجاز للجرجانی۔
(۴) تاریخ : وفیات الاعیان لابن خلکان

تخصص فی الفقہ الاسلامی

اس کی تکمیل کے لئے دو سال رکھے گئے ہیں کامیابی کے بعد طالب علم کو مفتی کی سند دی جاتی ہے۔

(۱) بدائع الصنائع
(۲) بحر الرائق " لابن نجیم۔
(۳) الاختیار لتعلیل المختار۔
(۴) شرح عقود رسم المفتی۔
(۵) الاشباہ و النظائر۔
(۶) مقدمہ درّ المختار۔
(۷) بدایۃ المجتہد۔
(۸) التوضیح والتلویح

اور ان کتب کا مطالعہ طالب علم کے لئے ضروری ہے۔

(۱) قاضیخان
(۲) الفتاویٰ الہندیہ۔
(۳) شرح الہدایہ للزیلعی
(۴) احکام القرآن لابی بکر الجصاص۔

نظام تربیت

طلبہ کو تعلیمی میدان میں محنت و لگن کے ساتھ باطنی اصلاح کی بھی ترغیب دی جاتی ہے۔ اپنے ظاہر و باطن کو شریعت کے مطابق بنانے کی جانب خصوصی توجہ کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں دن اور رات کے لئے دو مستقل نگران متعین ہیں جو کہ ہر وقت دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ مشائخ کرام

کاروان ختم نبوت

منزل بہ منزل

مولانا اسلم قریشی، حکومت اور مجلس عمل

ترتیب:۔ علی اصغر چشتی صابری مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی۔

سیالکوٹ سے جناب محی الدین احمد صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸ / جولائی ۱۹۸۳ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر شہر کی تمام جامع مساجد میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں کہا گیا۔ "مولانا محمد اسلم قریشی کو لاپتہ ہوئے ساڑھے چار ماہ ہو گئے ہیں۔ اور ہنوز ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ مولانا موصوف کی بازیابی میں "تاخیر کی اصل وجہ حکومت کا رویہ ہے"

جمعہ کے اجتماعات میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مرزا طاہر احمد، [illegible] اور سیالکوٹ کے سرکردہ قادیانیوں کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ نیز اس امر پر تعجب کا اظہار کیا گیا۔ کہ ملک کے چپہ چپہ میں شور برپا ہونے کے باوجود صوبائی اور مرکزی حکومت اس ضمن میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اور اپنی پوزیشن کی وضاحت میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے۔

شہر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد علی کاندھلوی نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ لوگوں کی بے چینی ختم نہیں ہوگی۔ حکومت کو چاہیئے کہ فی الفور اس مسئلہ کا حل تلاش کرے۔ تاکہ عوام کی بے چینیوں کا ازالہ ہو سکے۔

اپنی رپورٹ کو جاری رکھتے ہوئے جناب محی الدین احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مورخہ ۳ / جولائی ۱۹۸۳ء کو "مجلس عمل" کا ایک وفد حضرت علامہ تاج محمود صاحب کی قیادت میں کرائمز برانچ کی تفتیشی ٹیم کے سربراہ جناب راجہ سرفراز صاحب سے ملا۔ اور انوسٹیگیشن کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ "مجلس عمل" کی پریس ریلیز کے مطابق راجہ صاحب نے وفد کو بتایا۔ کہ ابھی تک اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اس وفد میں حضرت علامہ تاج محمود صاحب مدظلہٗ کے علاوہ مولانا اللہ وسایا، سید بشیر احمد، ملک منظور الٰہی، نعیم آسی، مولانا محمد اظہر قاسمی اور سالار محمد بشیر شامل تھے۔

جمعۃ الوداع کے موقع پر "مجلس عمل" نے مولانا مفتی مختار احمد صاحب کے اعزاز میں افطار پارٹی دی۔ اس موقع پر مولانا مفتی مختار احمد صاحب، سید بشیر احمد صاحب اور طالب علم رہنما شاہد محمود صاحب نے خطاب کیا۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض تحریک طلبہ ختم نبوت کے جناب شجاعت علی مجاہد نے انجام دیئے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر جناب سید بشیر احمد نے مولانا مفتی مختار احمد صاحب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا:-

سب سے پہلے میں آپ سب حضرات کا، علمائے کرام کا اور خاص کر حضرت مفتی صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت ہمیں دیتے ہوئے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمایا۔ آج کی یہ افطار پارٹی روایتی اور رسمی

اظہار پارٹی نہیں یہ در اصل ہمارے اس اندرونی جذبے اور عقیدت کا اظہار ہے۔ جو ہم حضرت مفتی صاحب سے رکھتے ہیں۔ حضرت صاحب نے ایک سچے عاشق رسولﷺ جناب اسلم قریشی صاحب کی بازیابی کی جدوجہد میں جس جرأت اور ہمت کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے ہمارا بال بال مفتی صاحب کا شکر گزار ہے۔ ۱۰ رجون کا پروگرام (یوم دعا) انہی کی جرأت ایمانی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ لوکل انتظامیہ اور پولیس تو اس پروگرام کو ناکام بنانے کے لئے ہر قسم کا بندوبست کر چکی تھی۔
لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ملک میں آئے دن قتل اور اغوا کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ لیکن حکومت اور اس کے ہمنواؤں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جناب اسلم قریشی کا اغوا دیگر واردات و واقعات سے بہت مختلف ہے۔ مولانا قریشی صاحب ختم نبوت کے متوالے تھے اور ان کا اغوا قادیانیوں کی نہایت منظم اور سائنٹیفک پلاننگ کا نتیجہ ہے۔ جب تک مولانا اسلم قریشی کو بازیاب نہیں کیا جائے گا۔ ہمارا اطمینان غیر ممکن ہے۔ ہم انتظامیہ کی آئے دن کی سطحی آئیں بائیں شائیں سن کر کبھی بھی مطمئن نہیں ہوسکتے۔ اس مجاہد ختم نبوت کی بازیابی تک ہماری جدوجہد مسلسل جاری رہے گی۔ حکومت اگر اس نیت سے اس معاملے کو ٹالنا چاہتی ہے۔ کہ ہم اسے بھول جائیں گے۔ اور تحریک ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ تو یہ اس کی بھول ہے۔ یہ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ ہم اس سلسلے میں اپنی جان تک کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

کاش آج حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ابوالحسناتؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف البنوریؒ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمودؒ زندہ ہوتے۔ تو یہ مسئلہ کب کا حل ہو چکا ہوتا۔ بہرکیف ہم مایوس نہیں۔ ہماری نظریں اپنے اسلاف پر لگی ہوئی ہیں۔ ہمارا تعلق آج بھی ان حضرات کے ساتھ قائم ہے۔

علماء کرام دین مصطفویﷺ کی ایڈوانس پارٹی ہے یہ دل بھی ہیں اور دماغ بھی۔ ہم ان کے ہر اشارہ پر عمل کریں گے۔ ان کا ہر حکم ہمارے لئے قابل تعمیل رہے گا۔ مجھے افسوس صرف اور صرف اس بات کا ہے۔ کہ ساڑھے چار ماہ گذرنے کے باوجود حکومت ہمیں اس مجاہد ختم نبوت کی بابت کوئی اطلاع نہیں دے سکی۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ حکومت کے پاس انویسٹیگیشن اور انکوائری کے لئے ہر قسم کے ذرائع موجود ہیں۔ وسائل کی کوئی کمی نہیں۔ ٹھوس اور پختہ دلائل موجود ہیں۔ قرائن اور واقعات اس بات کی شہادت دیتے رہے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیزی کا نتیجہ ہے۔ اس کے باوجود حکومت خاموش اور بالکل خاموش ہے۔

اندریں حالات ہم اپنے علماء کرام سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ شرعی نقطہ نظر سے ہمیں اب کیا اقدام کرنا چاہیئے ... جناب قریشی صاحب کی گمشدگی خالصتاً ایک مذہبی معاملہ ہے۔ جس کا تعلق براہ راست عقیدہ ختم نبوت سے ہے۔ اور یہی عقیدہ در اصل مسلم اور غیر مسلم اقوام کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔ ہم اس بارے ایسا موقف اور اقدام چاہتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے شریعت کے مطابق ہو۔ ہم نے اب تک اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے پر امن اقدامات کئے ہیں اور عوام کے تمام تر دباؤ کے باوجود کوئی انتہائی اقدام نہیں کیا۔ اب ہم حضرات علماء کرام اور مشائخ عظام کی رہنمائی کے منتظر ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی توسط سے ہم ملک بھر کے علماء کرام کو اپنا ہر ممکن تعاون پیش کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی میں اپنی گفتگو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا مفتی مختار احمد نے اپنی تقریر میں انکشاف کیا۔ ۱۰ رجون کے "یوم دعا" کے بعد انہیں "تین لاکھ روپے کا چیک مدرسہ کی اعانت کے نام پر بھیجا گیا جس کا نمبر نوٹ کر کے چیک میں نے واپس کر دیا ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ میں اسلم قریشی صاحب کے خون کی قیمت وصول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں، مفتی صاحب نے کہا کہ ۱۰ رجون کا پروگرام روکنے کے

لئے ان پر بہت دباؤ ڈالا گیا، حتیٰ کہ سیالکوٹ آنے کے لئے ان کا راستہ روکا گیا اور وہ ایک دوسرے راستے سے سیالکوٹ پہنچے، انہوں نے کہا کہ نہ میں تحریک نظام مصطفیٰ میں ڈرا تھا اور نہ ہی اب پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔ ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ ہمارے دین و ایمان کا مسئلہ ہے۔ میں اسلم قریشی صاحب کے نام تک سے واقف نہیں تھا مگر آج میں اسلم قریشی ختم نبوت کے تحفظ کا نشان بن چکا ہے اور اسی باعث مجھے ان سے اور ان کے بچوں سے پیار ہے۔ بلطفی صاحب نے مزید انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ۱۰ رجون کے "یوم دعا" کے بعد سے انہیں دھمکی آمیز ٹیلی فون اور خطوط مل رہے ہیں۔ قریباً ہر روز کوئی نہ کوئی ٹیلی فون ان کے گھر آتا ہے۔ بچوں سے کہا جاتا ہے کہ اپنے باپ سے کہو باز آجائیں یہ مگر مجھے ان حرکتوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ دھمکیاں ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہیں"..... انہوں نے کہا کہ انہیں مجلس شوریٰ کی رکنیت کی جھلک بھی دکھائی گئی ہے مگر ناموس مصطفیٰ کے سامنے میں ان تمام چیزوں کو ہیچ سمجھتا ہوں۔ اور مجھے کوئی لالچ متاثر نہیں کر سکتا، لوگوں نے اس موقع پر پُر زور نعرے لگائے۔

مولانا مفتی مختار احمد نے اپنی تقریر میں مجلس عمل کے کار پردازوں سے کہا کہ انتظار بہت ہو چکا ہے۔ ساڑھے چار ماہ کی مدت کوئی معمولی مدت نہیں ہے۔ اب مجلس عمل کو کسی عملی اقدام کا فیصلہ کرنا چاہئے۔ اور اگر ان میں ہمت نہیں ہے تو انہیں خاموش ہو جانا چاہئے، مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں ضلعی انتظامیہ کی ناکامی کا بھی نہایت سختی سے نوٹس لیا۔

مولانا مفتی مختار احمد کی تقریر کے بعد "مجلس عمل" کے صدر جناب بشیر احمد اور سیکرٹری جناب شیخ محمد فہد نے اعلان کیا کہ وہ عنقریب "مجلس عمل" کا اجلاس بلا کر عملی اقدام کا اعلان کریں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے ہمارے نمائندے لکھتے ہیں۔ کہ مورخہ [illegible] کو رات کے وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت الحاج محمد ریاض الحسن گنگوہی منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مورخہ ۵/۷/۸۳ کو مرکزی جماعت احمدیہ بیرون لغاری گیٹ میں منعقد ہونے والی نام نہاد کی اس خفیہ میٹنگ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جس میں ربوہ سے کاروں میں آنے والے چند شخصیتوں نے شرکت کی چونکہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان بھر میں مختلف طریقوں سے امن عامہ کی فضا کو مکدر کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ مذکورہ میٹنگ میں مرزا طاہر کی ہدایت پر ضلع ڈیرہ کے حالات خراب کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ اجلاس مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کا فوری تدارک کرے۔

(۲) جماعت احمدیہ کے مقامی اراکین نے اپنے جھوٹے مبلغین کے ذریعہ جھوٹی نبوت کی تبلیغ و اشاعت شروع کر رکھی ہے۔ جو ڈیرہ کے مسلمانوں کے لئے خاص کر کھلا چیلنج ہے۔ یہ اجلاس اہالیان ڈیرہ کے مسلمانوں اور خاص کر علماء کرام و خطباء حضرات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس کا فوری طور پر جائزہ لیں اور مرزائی مبلغین کی جھوٹی تبلیغ کے مقابلہ میں اپنی سچی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیں۔

(۳) مرزائیوں نے پچھلے سال چینہ مسجد میں ظلم چلا کر مسجد کی بے حرمتی کی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ قانوناً مسجد سے بے دخل ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مولانا ریاض الحسن گنگوہی صاحب کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے مرزائی مرزا طاہر کی ہدایت پر مولانا مذکور کو کرایہ کے غنڈوں کے ذریعہ ستانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ہم مقامی انتظامیہ کو بروقت آگاہ کرتے ہیں۔ کہ فوری طور پر اس کا نوٹس لے۔ ورنہ مسلمانان ڈیرہ خود ان سے نپٹنا جانتے ہیں۔ جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

افادات
حضرت مولانا عبدالرحیم
صاحب اشعر مدظلہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ اور مسئلہ ختم نبوت

ترتیب :- جناب علی اصغر چشتی صابری، ایم اے ایل ایل بی

۶۵- میں تمام انسانوں کو نجات دینے والا ہوں

"اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے۔ اور تمام انسانوں کے لئے مدارِ نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھیں۔ اور جس کے کان ہوں سنیں۔"

اربعین نمبر ۴ حاشیہ نمبر ۲۔

۶۶- میں رودر گوپال ہوں

چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن ہو گذرا ہے۔ جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔

تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵ تذکرہ صفحہ ۴۴۲ طبع دوم

مرزا کی طرف سے رودر گوپال کا ترجمہ۔

اس کے معنی ہے سوروں کو قتل کرنے والا اور گائیوں کو پالنے والا۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۲۳۱

۶۷- میں کرشن ہوں

"پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔"

تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵

۶۸- میں آریوں کا بادشاہ ہوں

"یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ"

۶۹- میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کچھ الہام ہوئے۔ ان میں سے ایک الہام یہ بھی ہے۔ اے امین الملک جے سنگھ بہادر"

تذکرہ صفحہ ۶۴۶ - ۶۶۶

ایڈیشن نمبر ۱۹۳۵ -

۶۰۔ میں کرمِ خاکی ہوں

؎ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ طبع ربوہ۔

مسئلہ ختم نبوت

تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ جس دین کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ اس کی انتہا اور تکمیل حضرت امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی ہے۔ قرآن مجید کی آیت:۔

” الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا “

تکمیل دین پر شاہد اور ناطق ہے۔

اکمال دین اور اتمام نعمت کے اعلان کے ساتھ ساتھ رب العالمین نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

” انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون “

رب العزت نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اور انہیں زمین پر رہنے کا حکم دیا۔ تو اس کے ساتھ ساتھ اپنی ہدایات جاری فرمانے کا اعلان یوں فرمایا۔

” قلنا اھبطوا منھا جمیعاً فاما یاتینکم منی ھدیً فمن اتبع ھدای فلا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا اولٰئک اصحٰب النار “

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایات اور ان کے بیان کرنے کے لئے اپنے رسولوں کے ارسال کا بھی اعلان فرمایا۔ علامہ جلال الدین السیوطیؒ (جنہیں قادیانی امت بھی مجدد وقت تسلیم کرتی ہے) نے ھُدیً کا ترجمہ ” کتاب و رسول “ کیا ہے۔

اس اعلان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ان سب رسولوں پر ایمان لانا اور انہیں برحق سمجھنا ضروریات دین میں سے ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اس کرۂ ارضی میں پھیل گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکایتاً عن القصۃ آدم ارشاد فرمایا۔

یا بنی آدم اما یاتینکم رسلٌ منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقیٰ و اصلح فلا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون ٭ والذین کذبوا باٰتنا واستکبروا عنھا اولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون۔ (الاعراف ایت ۳۵، ۳۶)

اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبر آئیں اور وہ تمہیں میرے احکام بیان کریں۔ پس جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور نیک رہے۔ پس ایسے لوگوں کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو لوگ ہمارے احکام جھٹلائیں گے۔ اور تکبر سے کام لیں گے۔ وہ دوزخ والے ہوں گے۔ جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پہلے جتنے انبیاء کرامؑ اس دنیا میں تشریف لائے۔ ہر ایک کے دور رسالت میں رسالت اور کتاب کے جاری ہونے کا صراحتہً و وضاحتہً ارشاد ہوتا رہا۔ مثلاً حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ادوار کا اعلان قرآن کریم نے اس انداز سے کیا۔

” ولقد ارسلنا نوحاً و ابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب فمنھم مھتد وکثیر منھم فاسقون، ثم قفینا علیٰ اثارھم برسلنا

اور بے شک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو بھیجا پھر ان کی اولاد میں (ان کی رشد و ہدایت کے لئے) نبوت اور کتاب جاری رکھی۔ نتیجۃً ان میں سے بعض ہدایت

پر قائم رہے اور اکثر نے فسق اختیار کیا۔ پھر ہم نے ان کے بعد اور رسولوں کو بھیجا"

ابراہیمی دور کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام کا دور آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ خدا وند قدوس نے ارسال رسل کا ذکر یوں فرمایا۔ "و لقد اتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل" اور تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی۔ پھر ان کے بعد اور رسولوں کو بھیجا۔ چنانچہ دور موسوی کے اختتام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ جنہیں مرزا غلام احمد قادیانی بھی بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء مانتا ہے، ملاحظہ ہوں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم

(بنام نصرۃ الحق مخفوت)

(۱) "آخیر میں بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔ اور اسلام کے خاتم الانبیاء کا نام جو محمد اور احمد ہے"

(۲) "خدا وند تعالیٰ نے مسیح بن مریم کو بنی اسرائیل کے نبیوں کا خاتم الانبیاء کر کے بھیجا"

ازالہ اوہام طبع پنجم صفحہ ۲۹۳۔

(۳) "کما کان عیسیٰ خاتم خلفاء السلسلۃ الکلیمیہ وکان لھا کآخر اللبنۃ و خاتم المرسلین"

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب)

بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر یہ اعلان فرمایا۔

"و اذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراۃ و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد" الصف پارہ نمبر ۲۸۔

قابل غور امر یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جتنے انبیاء کرام تشریف لاتے رہے۔ وہ اپنے بعد کتاب و رسالت کے اجراء کا اعلان کثرت تعداد کے ساتھ کرتے رہے۔ اور اپنے اپنے ادوار میں امر خدا وندی کے مطابق اپنے بعد بہت سے پیغمبروں کے آنے کی خبر بصیغہ جمع دیتے رہے۔

نوٹ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء کرام تشریف لائے۔ رب العالمین کے ارشاد اور ان کے اعلان کے مطابق ان سب پر ایمان لانا ضروری اور لازمی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف اور صرف ایک رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند قدوس کے ارشاد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعلان، اور بشارت نیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت اور صراحت کے مطابق ایمان لانا اور انہیں خاتم النبیین ماننا ضروری اور لازمی ٹھہرا۔

دور عیسوی کے بعد جب حضرت امام الانبیاء خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو رب العالمین نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں اپنے اس آخری رسول کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین ط و کان اللہ بکل شیء علیما"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان (جو بزبان قرآن ہے) سب سے انوکھا اور نرالا ہے۔ جو آپ کے خاتم النبیین ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

آیت بالا کی تشریح وتفسیر نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی مبارک زبان سے یوں فرماتے ہیں۔ "سیکون فی امتی ثلاثون .... انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" الحدیث

عسل مصفیٰ صفحہ ۱۲۸ جلد نمبر ۱

مصنفہ مرزا خدا بخش قادیانی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰ طبع قادیان صفحہ ۳۴ طبع لاہور میں لا نبی بعدی

کی حسب ذیل تشریح کرتا ہے۔

" ما کان محمد ابا احد الخ........

(۱) الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین و لو جوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقھا ھذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجیٔ نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بوفاتہ وختم اللہ بہ النبیین........

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ارشاد فرما دیا تھا۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن مجید جس کا حرف حرف قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقۃ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

کتاب البریّہ مصنفہ مرزا قادیانی
صفحہ ۱۸۴ طبع ربوہ
صفحہ ۲۰۰ طبع قادیان

(۳) میرے پر یہی کھولا گیا ہے۔ کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے لحاظ سے آسکتا ہے۔ نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازے کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن مجید کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آگیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسے ہوا؟ کیا نبی کی وحی، وحی نبوت کہلائے گی۔ یا کچھ اور۔

سراج منیر مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ ۳۰۳

(۴) ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور بعد آنحضرت ؐ کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدّث رکھے گئے ہیں۔

شہادۃ القرآن طبع قادیان صفحہ ۲۸۔
طبع لاہور صفحہ ۲۴

(۵) کیا ایسا بدبخت اور مفتری جو خود نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور آیت ولکن رسول اللہ .... وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے۔ اور کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت ؐ کے بعد نبی یا رسول ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیئے اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۷ حاشیہ)

(۶) قرآن شریف میں مسیح ابن مریم ؑ کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔ لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ نئے یا پرانے نبی کی تعریف کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تعریف موجود ہے۔ اور حدیث " لا نبی بعدی " میں نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے۔ اور خاتم الانبیاء ؐ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ اور بعد اس کے جو وحی منقطع ہو چکی ہے جاری کر دی جائے۔

ایام الصلح (اردو) صفحہ ۱۴۶

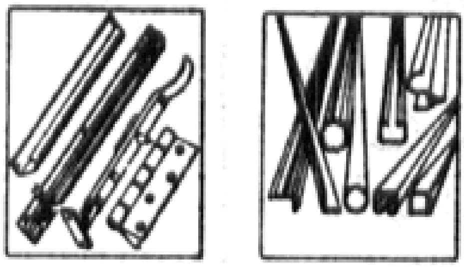

alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ

سیلز آفس: میریٹ روڈ ۔ کراچی ۲ ۔ فون: ۲۲۱۷۲۸ – ۲۲۳۸۸۵

ریجنل آفس: ۵ ۔ رحیم پلازہ ۔ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون: ۶۳۹۲۱

Telex : 25713 ALCOP PK

AC-7-82

design

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ترجمہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام لانے کا خیال میرے دل میں ڈالا، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا۔ اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں، پس آپؐ نے اپنا دہنا ہاتھ آگے کر دیا، پس میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ (یعنی تم نے اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا!) میں نے عرض کیا:۔ میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا:۔ یہ کہ میری خطائیں بخشدی جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:۔ اے عمرو! کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے، کہ اسلام قبول کرنا پہلے سب گناہوں کو ڈھا دیتا ہے، اور ہجرت بھی پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، اور حج بھی پہلے گناہوں کو زائل کر دیتا ہے۔ ۔ ۔

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 238081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446 SOHRA

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

بقیہ :- علامہ اسد کورٹ

موصوف نے استشراقی اسلوب اختیار کیا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے عدم رفع الی السماء کے عقیدہ کو بطرز "قادیانی تاویل" کے بیان کیا ہے۔ جس کی بناء پر ان کے متعلق "قادیانی" ہونے کی بدگمانی پیدا ہوئی ہے۔ اس ملک میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو عربی زبان سے ناواقف ہونے کے باوجود مفسر قرآن نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اردو، عربی، فارسی، ترکی، انگریزی اور فرنچ زبانوں میں قرآن کے متعدد تراجم کو سامنے رکھ کر مفسر بننا بہت آسان ہے۔ محمد اسد کو اسلامی مسائل میں اتھارٹی بنا کر پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہر حال وہ اسلام لانے کے بعد بھی مستشرقین ہی کے ذہن و فکر کے حامل ہیں، امریکہ اور یورپ میں جو مخلوط مرد و زن کی سوسائٹی قائم ہے۔ جہاں فریب کارانہ مساوات مرد و زن کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے لہٰذا وہ جس ماحول میں پروان چڑھے ہیں۔ اس کے اثرات سے ان کا ذہن اب بھی متاثر ہے، وہ عرصہ دراز تک مشرق اوسط میں رہے ہیں اور عربی زبان سیکھی ہے، یکے بعد دیگرے خالص عربی نژاد خواتین سے انہوں نے شادیاں کی ہیں۔ تاہم ان کی عربی دانی مسلم نہیں ہے، قرآن کریم کے اسلوب کی انہیں وہ فہم حاصل نہیں ہے، جو انہیں مفسر قرآن بنا دے۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت، ۲ر اگست ۱۹۸۳ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ حافظ احمد بخش کے صاحبزادے محمد طاہر جن کی عمر ۱۸ سال تھی۔ گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

S-1-T-E

بقیہ :- دارالعلوم ہر کمب

سے بیعت کا تعلق رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے اور اسی تعلق کی بنا پر تقویٰ طہارت کے مناظر طلبہ میں دیکھنے میں آتے ہیں روزانہ عصر سے پہلے مجلس ذکر ہوتی ہے۔ جس میں اکثر شریک ہوتے ہیں وہاں کے طلبہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں رشک پیدا ہوا کہ ایسے حالات تو ہمارے یہاں کے عمومی علماء میں بھی نہیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کو طلبہ میں اس ضرورت کا شدید احساس تھا۔ اور اکثر دارالعلوم کے طلبہ کے حالات دریافت فرماتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ انتقال سے پیشتر جناب صوفی اقبال صاحب نے جب حضرتؒ کو طلبہ کے خطوط سنائے تو فرمایا یوسف آئیں تو مجھے یاد دہانی کرا دینا، چنانچہ جب مولانا تشریف لائے تو فرمایا۔

"تمہارے طلبہ کے خطوط سے میرا جی بہت خوش ہوا" اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی حفاظت فرمائے اور اس کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری و ساری فرمائے (آمین)

بقیہ :- مرزا کے دعاوی باطلہ

(۷) خدائے تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول ؐ کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ اب رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیلؑ کا آنا ضروری ہے اسلام کا تختہ ہی الٹ دیوے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا" ازالہ اوہام طبع پنجم صفحہ ۲۴۲

(۸) اس آیت سے بصراحت مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے۔

"یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے۔ اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

ازالہ اوہام طبع پنجم صفحہ ۲۵۲۔

(۹) ماکان اللّٰہ ان یرسل نبیا بعد نبینا خاتم النبیّین وما کان اللّٰہ ان یحدث سلسلۃ النبوۃ بعد انقطاعہا۔

آئینہ کمالات صفحہ ۳۷۷ طبع قادیان۔

(۱۰) میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اہل السنت والجماعت مانتے ہیں۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوں۔ اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳

بقیہ :- خصائل نبوی سے ۴

مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک یقول اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بتمر فرأیتہ یاکل وھو مقع من الجوع۔

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نوش فرما رہے تھے اور اس وقت بھوک کی وجہ سے اپنے سہارے سے تشریف فرما نہیں تھے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر کسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

فائدہ :- یعنی کمر کو دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک لگا رکھا تھا۔ کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھانے کی احادیث میں ممانعت آئی ہے لیکن اس جگہ پر چونکہ ضعف کے عذر سے تھا اس لیے نہ اس روایت پر ان احادیث کے خلاف کا اشکال ہو سکتا ہے جن میں ممانعت آئی ہے اور نہ اس روایت سے بلا عذر ٹیک لگا کر کھانے کا استحباب ثابت ہو سکتا ہے۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220 فروری ۱۹۶۱ء

یہ دینِ قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتا

زمین پر جب نکاح آسمانی ہو نہیں سکتا — تو پھر ہرگز پیمبر قادیانی ہو نہیں سکتا

وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے لیکن بایں صورت — مکاں کا رہنے والا لامکانی ہو نہیں سکتا

میرے خالق نے بخشا ہے مجھے اسلام سا مذہب — کوئی اس دین کا دنیا میں ثانی ہو نہیں سکتا

نبوت جس کی وابستہ ہو پائے اہل یورپ سے — وہ دنیا میں کبھی حق کی نشانی ہو نہیں سکتا

دلائل سے غرض کیا صرف اتنا جانتا ہوں میں — خدا والا اسیرِ بدزبانی ہو نہیں سکتا

ادھر اسلام کا دعویٰ اُدھر کفار سے الفت — ہمیں تو اعتبار قادیانی ہو نہیں سکتا

جہاں میں دشمن ختم رسلؐ موجود ہیں جب تک — دلِ ناشاد وقفِ شادمانی ہو نہیں سکتا

کہاں سے لائیں جرأت مرزائی بحث کرنے کی — مقابل اہل حق کا نقش فانی ہو نہیں سکتا

جسے نعلین پوشی بھی دھوکا پیش آجائے — وہ ملت میں کسی جدت کا بانی ہو نہیں سکتا

گئے انگریز تو خود کاشتہ "پودا" بھی سوکھے گا — یہ قادین قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتا

جو دنیا میں شریکِ زمرہ باطل رہے شوقی
وہ عقبیٰ میں قرین کامرانی ہو نہیں سکتا

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شوقی انبالوی۔